پاکستان کے راز اسرائیل کیسے پہنچے؟

واشنگٹن پوسٹ کی ایک اشاعت میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکی بحریہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز جوناتھن جے پولارڈ کو ۸۵ء میں اسرائیل کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ واشنگٹن پوسٹ نے پولارڈ کے مقدمے سے اچھی طرح واقف ایک ذریعے کے حوالے سے بتایا ہے کہ پولارڈ نے اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا ہے اور اسلام آباد کے قریب واقع ایٹمی تنصیبات کی مصنوعی سیاروں کے ذریعے لی گئی تصاویر بھی فراہم کی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پولارڈ نے اسرائیل کو جو معلومات فراہم کی ہیں' ان میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام اور پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کی تفصیلات کے علاوہ تیونس میں پی ایل او کے صدر دفتر میں موجود تمام انتظامات شامل ہیں اور ان ہی معلومات کی بنیاد پر اسرائیل نے یکم اکتوبر ۱۹۸۵ء میں تیونس میں پی ایل او کے صدر دفتر کو با آسانی نشانہ بنایا تھا۔ (بحوالہ "آغاز" کراچی '۲۶ فروری ۱۹۸۷ء)

یہود مردود کے عالم اسلام خصوصاً پاکستان کے متعلق جو عزائم ہیں' وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ جب اسرائیل نے برادر اسلامی ملک عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اچانک حملہ کر کے تباہ کیا تو اس وقت کے اخبارات میں اسرائیل کی یہ دھمکی شائع ہوئی تھی کہ وہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات بھی تباہ کر دے گا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے عوام ہر آڑے وقت میں عربوں کے ساتھ رہے ہیں۔ انہوں نے جس قسم کی بھی امداد طلب کی' پاکستان نے کوئی پس و پیش نہیں کی۔ اس لیے پاکستان یہود مردود کی آنکھوں میں خار بن کر

کھٹکتا رہتا ہے۔

یہ ہمارے ملک کی بد قسمتی یا حکمرانوں کی بے حسی ہے کہ جب کوئی ملک دھمکیاں دیتا ہے یا ہمارے وطن عزیز کے بارے میں غلط خیالات کا اظہار کرتا ہے تو واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو جی فلاں یہ کہہ رہا ہے لیکن ہماری آستینوں میں جو زہریلے سانپ چھپے ہوئے ہیں' ان سے ہم قطعی طور پر غافل ہیں۔ اسی غفلت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ایٹمی پروگرام سے متعلق اہم راز دشمن کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

آج سے چند ماہ پہلے قادیانی جماعت کے آنجہانی پیشوا مرزا ناصر نے کہا تھا کہ میرے اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے کئی شاگرد کھوٹہ کے ایٹمی پلانٹ میں کام کر رہے ہیں۔ وزارت دفاع اور فوج میں بھی اہم پوسٹوں پر بہت سے قادیانی براجمان ہیں۔ بحریہ کے سربراہ کے متعلق بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پاکستان کا کوئی راز' راز رہ ہی نہیں سکتا۔ ادھر کوئی منصوبہ بنا' ادھر اسرائیل پہنچ گیا۔ کیونکہ ربوہ اور تل ابیب میں کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ وہاں کے ہزاروں قادیانی اسرائیل میں نہ صرف موجود ہیں بلکہ فوج میں بھرتی ہو کر یہودیوں کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اس تعلق کے علاوہ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی کے مطابق اسرائیل اور مرزائیوں میں خونی رشتہ قائم ہے۔ وہ خود مغل برلاس تھا۔ لیکن اس نے یہودیوں سے محبت و مودت کا رشتہ استوار کرنے کے لیے کہا کہ وہ نصف فاطمی اور نصف اسرائیلی ہے۔ (یعنی آدھا مسلمان اور آدھا یہودی۔ حالانکہ وہ پورا یہودی تھا' اس لیے کہ ان کا آلہ کار تھا) اسی خونی رشتہ کی وجہ سے قادیانی یہودیوں کی ملازمت اور ان کی خدمت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے بڑی خدمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان کے راز اسرائیل کے پاس پہنچا دیے گئے ہیں۔

کوئی جاسوس خواہ کتنا ہی تعلیم یافتہ اور اپنے فن میں ماہر کیوں نہ ہو' وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے ایسے افراد میسر نہ آجائیں جو اس ملک کے مخالف اور دشمن ہوں۔ مذکورہ بالا اسرائیلی جاسوس جس نے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات سے متعلق تمام معلومات اسرائیل کو فراہم کی ہیں۔ انہیں فراہم کرنے میں ان قادیانی ملازمین کا ہاتھ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو بقول آنجہانی مرزا ناصر کے کھوٹہ کے ایٹمی پلانٹ اور دوسرے حساس ترین عہدوں پر فائز ہیں اور حکمران ان کو برطرف کرنے کے بجائے پال رہے ہیں۔

وہ ہمارا کھاتے ہیں اور ہمارے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی حقیقت کو صرف ایک جملہ میں بیان کر دیا کہ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے" اسی لیے ڈاکٹر صاحب نے فتنہ قادیانیت کی حقیقت پا لینے کے بعد یہ مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس مطالبہ کی بنیاد پر امت مسلمہ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جو ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے ذریعے پورا ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے انہیں اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا۔ یہ الگ بات ہے کہ کافر قرار پا جانے کے بعد بھی ہمارے کچھ مسلمان افسروں کی بے غیرتی یا بے حسی کی وجہ سے وہ اب بھی اپنے آپ کو اصلی مسلمان اور باقی مسلمانوں کو سرکاری مسلمان کہہ رہے ہیں اور اسلامی اصطلاحات و اسلامی شعائر کا استعمال کر رہے ہیں۔ بہرحال ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے قادیانیوں کے متعلق جو کچھ کہا تھا' وہ بالکل صحیح تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

یہودیوں نے ۱۹۰۱ء میں ۲۴ قراردادیں تیار کی تھیں۔ ان قراردادوں میں مندرجہ ذیل قراردادیں غور طلب ہیں۔ ہم یہودی جب مالیات اور صحافت پر چھا جائیں گے تو ہمارے لیے ان کاموں میں بڑی آسانی ہو گی اور ہم اپنی تحریروں اور تصاویر کے ذریعے دنیا میں نسلی منافرت کا پرچار کریں گے۔ انہیں مذہب سے دور کرنے کے لیے عجیب و غریب خبریں چھاپیں گے۔ انہیں قدامت پسند وغیرہ کے نئے نعرے دیں گے۔ احمق بنانے کے لیے طرح طرح کی باتیں بنائیں گے اور ترقی پسند بنانے کے لیے ہر پرانے کام میں روڑے اٹکائیں گے اور جب ہمارے اس بھرپور پراپیگنڈے سے لوگ مذہب و اخلاق سے دور ہوں گے تو انہیں کچھ دوسرے نظریات فراہم کیے جائیں گے اور کسی نہ کسی ازم کا بندہ بنا کر ان کے شیرازوں کو منتشر کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ساری دنیا پر حکومت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم انہیں بے دین کر دیں۔ دنیا کے دوسرے مذاہب کے برخلاف اسلام زیادہ سخت جان ہے۔ ویسے ہمارے اجداد نے شروع اسلام کے وقت ہی منافرت کا بیج بویا تھا مگر پھر بھی وہ اب تک اپنی ڈگر پر قائم ہے۔ اس لیے ہمارا پروگرام اس کے لیے خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ اس کے لیے ہم نے تجویز کیا ہے کہ ان میں (مسلمانوں میں) چونکہ بلا کا اتحاد

ہے' اس لیے پہلی ضرب اتحاد پر پڑنی چاہیے اور وہ ضرب ہوگی نئے فرقوں کی تشکیل۔

اس کے لیے ہمیں ایڑی چوٹی کا زور لگانا ہوگا اور اپنے تمام وسائل بروئے کار لا کر ان کے اتحاد و یگانگت کو انتشار و بیگانگی میں بدلنا ہوگا۔ ان میں جذبہ جہاد ایک خطرناک جذبہ ہے۔ جسے ان کے دل سے نکالنے کے لیے ہمیں اس بات کا سخت پروپیگنڈہ کرنا ہوگا کہ جہاد دور جہالت کی یادگار ہے۔ یہ لاٹھی اور بھینس کا جنگلی قانون ہے اور اس کے ماننے والے انسان ہی نہیں ہیں' جو بنی نوع انسان کا خون بہاتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں یہ جذبہ ختم ہو گیا یا صرف دب گیا تو بھی سمجھو کہ پھر دنیا میں یہود حکمرانی کو کوئی چیلنج کرنے والا نہیں رہے گا اور ہمارا کوئی مدمقابل نہ ہوگا لیکن ہمیں لاٹھی اور بھینس کا فلسفہ صرف انہیں سمجھانا اور اس سے متنفر کرنا ہے۔ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ یہی قانون ازل سے چلا آرہا ہے اور مستقبل میں بھی یہی اصول رائج رہے گا۔ اس لیے ایک طرف تو ہم انہیں جنگ و جدل سے باز رکھنے کی تلقین کریں اور دوسری طرف اپنی جنگی صلاحیتوں کو بڑھاتے رہیں تاکہ انہیں اپنا محکوم بنا سکیں۔ (حوالے کے لیے دیکھئے انٹرنیشنل جیو)

یہ قرارداد اگرچہ ۱۹۰۱ء میں سامنے آئی لیکن عملاً اس سے پہلے کام شروع ہو چکا تھا۔ مسلمانوں میں نئے فرقوں کی تشکیل تنہا یہود کا کارنامہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کے ساتھ انگریز عیسائی بھی برابر کے شریک تھے۔ چونکہ اس دور میں نہ صرف برصغیر بلکہ پوری دنیا میں انگریزوں کی عملداری تھی' اس لیے حکومت انگریز کی دولت یہودیوں کی' ان دو کے بل بوتے پر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک نئے فرقے' نئی امت اور نئی جماعت کی تشکیل دی اور مذکورہ بالا یہودی قرارداد کے مطابق مرزا قادیانی کا بنیادی اصول یا نئی شریعت یہ تھی کہ اب جہاد حرام ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا مشہور شعر ہے

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس نے لکھا ہے کہ میں نے انگریز کی اطاعت اور تردید جہاد پر اتنی کتابیں لکھی اور اشتہارات شائع کیے ہیں کہ اگر انہیں یکجا کیا جائے تو ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی کا نشانہ یا ہدف بھی عرب تھے۔ چنانچہ یہ بات بھی اس نے خود لکھی کہ میں نے ایسی کتابیں جو حرمت جہاد پر عربی' فارسی اور کئی زبانوں میں تھیں' عرب ممالک میں تقسیم

کیں۔ تاکہ جہاد کا خونی تصور جو ان کے ذہنوں میں موجود ہے' نکل جائے۔ اسرائیل کا قیام ۱۹۴۸ء میں عمل میں آیا اور مرزا قادیانی نے یہود قرارداد سے بھی پہلے اس نہج پر عربوں میں کام شروع کر دیا تھا اگرچہ اسے کامیابی نہ ہوئی اور اسرائیل کے قیام کے وقت سے ہی مجاہدین فلسطین اور عرب مسلمان یہودیوں سے برسرپیکار رہے لیکن اس نے پھر بھی یہودیت نوازی اور اسلام دشمنی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

علامہ ڈاکٹر اقبال ؒ نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کی حرمت جہاد کے فرسودہ اور غیر اسلامی نظریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے سچ فرمایا تھا۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

الغرض جس اسرائیلی جاسوس نے پاکستان کے اہم راز یہودیوں کو پہنچائے ہیں' ان کے پس پردہ پاکستان کے دشمنوں اور مغربی استعمار اور یہودیوں کے تنخواہ دار ایجنٹوں' جہاد کے منکروں اور خصوصاً مرزائے قادیان کی ذریت کا ہاتھ ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اول تو تمام محکموں سے ہی قادیانی ملازمین کو نکال باہر کرے ورنہ کم از کم فوج اور دفاعی اہمیت کے حساس اداروں سے فوراً نکالا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پاکستان کے تمام منصوبے اسرائیل کے پاس پہنچتے رہیں گے۔

(ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی' جلد ۵' شمارہ ۳' از قلم محمد حنیف ندیم)